Al-Qawārīr - Vol: 06, Issue: 01,
Oct – Dec 2024

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

قرآنی آیات کی تشریح و تعبیر میں امینہ ودود کا نسائی منہج: ایک تحقیقی جائزہ

A Feminist Approach to Qur'anic Interpretation: A Research Study of Amina Wadud's Methodology

Paras Nazneen Gillani
Ph. D Scholar, Department of Islamic Thought, History & Culture, Allama Iqbal Open University Islamabad.

Dr. Hafiz Tahir Islam
Assistant Professor, Department of Islamic Thought, History & Culture, Allama Iqbal Open University Islamabad.

ABSTRACT

Amina Wadud's feminist approach to Qur'anic interpretation challenges traditional gendered readings of the text. She emphasizes principles such as Tawhid and gender equality, arguing that the Qur'an does not inherently support patriarchal structures. Her methodology involves linguistic and contextual analysis of Qur'anic verses, seeking to understand them within their historical and cultural context. Wadud advocates for women's equality in religious practices, such as leading prayers, and redefines concepts like hijab by focusing on their social and cultural implications rather than strictly religious mandates. She views the Qur'an as a dynamic, living document that remains relevant in addressing contemporary issues of gender justice. This research employs a qualitative, descriptive approach, primarily using Wadud's book Quran and Woman alongside other library sources. The study critically evaluates her interpretations, offering a fresh perspective on Qur'anic exegesis and its application to modern feminist thought.

Keywords: *Amina Wadud, feminist interpretation, Qur'anic exegesis, gender equality, Tawhid, Quran and Woman.*

CC BY

تعارف

امینہ ودود 25 ستمبر 1952ء کو میری لینڈ میں ایک افریقی نژاد امریکی میتھوڈسٹ گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ان کا پیدائشی نام میری ٹیسلی تھا۔انہوں نے جامعہ پنسلوانیا میں دوران تعلیم 1972ء میں اسلام قبول کیا۔پھر قانونی طور پر اپنا نام بدل کر امینہ ودود رکھ لیا۔1975ء میں انہوں نے جامعہ پنسلوانیا سے بیچلر آف سائنس میں گریجویشن کیا۔انھوں نے مشرقی علوم میں ایم اے کیا پھر 1988ء میں مشی گن یونیورسٹی سے عربی اور اسلامی علوم میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔انہوں نے امریکا اور پھر مصر میں عربی و اسلامی علوم کی تعلیم حاصل کی۔انہوں نے 1989ء سے 1992ء تک آئی۔ایل۔یو۔ایم میں فیکلٹی آف لا میں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر کام کیا۔1992ء میں وہ ورجینیا کامن ویلتھ یونیورسٹی میں مذہب اور فلسفہ کی پروفیسر منتخب ہوئیں۔2008ء میں ریٹائر ہوئیں اور انڈونیشیا کے گدجامادا یونیورسٹی میں مرکز برائے مذہبی اور بین الثقافتی تعلیمات میں انہوں نے بطور وزٹنگ پروفیسر عہدہ سنبھالا۔

وہ امریکی مسلمان ماہر الہیات ہیں،جو قرآنی آیات کی جدیدیت پسند نسائی تعبیرات کے حوالے سے مشہور ہوئیں۔انہوں نے اسلام میں خواتین کے کردار پر تفصیل سے لکھا ہے۔سنہ 2007ء میں انہیں ڈینش ڈیموکریسی پرائز سے نوازا گیا۔ان کی مشہور کتب میں Qur’an and woman rereading the sacred text from a woman's perspective اور Inside the gender Jihad: women's reform in Islam شامل ہیں۔[1]

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

امینہ ودود کے نقطہ نظر پر مختلف علمی و تحقیقی مضامین تحریر کیے گئے ہیں،جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. **فرید ایساک کا مضمون** *"Islam, Feminism, and Empire: A Comparison Between the Approaches of Amina Wadud and Saba Mahmood"*: یہ مضمون 2015ء میں *Journal of Gender and Religion in Africa* میں شائع ہوا۔
2. **سلمان الفارسی اور محمد خیر الاروانی کا مضمون** *"A Critical Analysis of the Inconsistencies in Amina Wadud's Gender Equality Movement in the Islamic World"*: یہ مضمون 2024ء میں *Hakimiyyah Journal of Sharia and Law Studies* میں شائع ہوا۔

3. **یحییٰ روزی کا مضمون**: *"The Influence of Hermeneutics on Feminist Exegesis: A Case Study of Amina Wadud"*, یہ 2023ء میں *Journal of Quran and Tafsir Studies* میں شائع ہوا۔
4. **ارما ریانی کا مضمون**: *"Muslim Feminist Hermeneutical Method to the Quran"*, یہ 2017ء میں شائع ہوا۔
5. **ابو بکر کا مضمون**: *"Women on the Text According to Amina Wadud Mohsin in Quran and Women"*, یہ 2018ء میں شائع ہوا۔
6. **سندی لستاری کا مضمون**: *"Amina Wadud's Thought on the Concept of Gender and Its Relevance in Modern Life"*, یہ 2023ء میں شائع ہوا۔
7. **ڈاکٹر نعمت حفیظ برزنگی کا بک ریویو**: ڈاکٹر برزنگی نے نیویارک سے امینہ ودود کی کتاب *Quran and Woman* کا تفصیلی جائزہ پیش کیا۔
8. **عاصمہ عبدالسلام اور ڈاکٹر امبرین صلاح الدین کا مضمون**: *"Implications of Feminist Thought on Understanding the Quran: An Analytical Study"*, یہ 2021ء میں *Pakistan Journal of Islamic Philosophy* میں شائع ہوا۔

یہ تحقیقی کام امینہ ودود کے قرآنی تفسیری افکار اور ان کے فکری اثرات پر تنقیدی اور تجزیاتی مطالعے کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔

مبحث اول: امینہ ودود کا قرآنی آیات کی تشریح و تعبیر میں منہج

أ. توحید کا اصول

امینہ ودود نے توحید کا تصور وسیع اور جامع اصول کے طور پر پیش کیا ہے۔ وہ توحید کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے عقیدے کے ساتھ انسانی مساوات، عدل، اور سماجی انصاف کے اصول کے طور پر بھی بیان کرتی ہیں۔ ان کے نزدیک توحید کا مطلب اللہ کی وحدانیت کو تسلیم کرنا ہے۔ اللہ تمام مخلوقات کا خالق و مالک ہے، دنیا کے تمام انسان اللہ کے بندے ہیں اور ان میں کسی قسم کی جنس، نسل یا طبقے کی بنیاد پر تفریق نہیں کی جاسکتی ہے۔ عقیدہ توحید تمام انسانوں کی برابری پر زور دیتا ہے کیونکہ وہ ایک ہی خالق یعنی اللہ تعالیٰ کے تحت برابر ہیں۔

اللہ کی حاکمیت کے سامنے سب انسان برابر ہیں، لہٰذا خواتین اور مردوں کے درمیان مساوی حقوق کا مطالبہ بھی توحید کے اس جامع تصور کا حصہ ہے۔ وہ اس اصول کی روشنی میں قرآنی آیات کی ایسی تشریح پیش کرتی ہیں جو عورتوں کے حقوق اور سماجی مساوات کو فروغ دے۔ یہ نقطہ نظر ان کے نسائی تفسیری منہج کی بنیاد ہے، وہ قرآن کی کلیدی اصطلاحات کو ایک دوسرے سے الگ سمجھنے سے بچنے کی کوشش کرتی ہیں کیونکہ اس طرح ان کے معنی کو کلی طور پر نہیں سمجھا جا سکتا۔ وہ کہتی ہیں کہ چونکہ عربی زبان میں مذکر اور مونث کے مطابق درجہ بندی ہے، لیکن یہ چیز تشریح اور معنی کو درست طور پر سمجھنے پر اثر انداز ہوتی ہے۔ روایتی تفاسیر میں قرآن کا جزوی فہم زیادہ تر پایا جاتا ہے، کیونکہ وہاں بیشتر مفسر مرد ہیں۔ قرآن کی وحدت کا تصور یہ تقاضا کرتا ہے کہ قرآنی آیات آپس میں ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہوتی ہیں، اس لیے انہیں الگ الگ نہیں پڑھا جانا چاہیے۔ دوسری بات یہ کہ جنس کی تفریق سے بالاتر ہو کر قرآن کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

اللہ نے انسان کو زمین پر اپنا خلیفہ یعنی اخلاقی نمائندہ بنا کر بھیجا، یہ چیز بھی انسانی وقار کے تصور کو بنیاد فراہم کرتی ہے۔ انسانوں کے جوڑے بنا کر انہیں برابر پیدا کیا گیا ہے۔ خلیفہ ایک امین ہے جو اللہ تعالی کے حکم کے مطابق سماجی انصاف قائم کرنے کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔

توحید کا تصور امینہ ودود کے نزدیک محض مذہبی عقیدہ نہیں بلکہ ایک سماجی اصول ہے جو کہ عدل و انصاف اور سماجی مساوات کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ اسلامی معاشروں میں خواتین کی کمزور حیثیت اس بنیادی قرآنی اصول سے انحراف کا نتیجہ ہے۔ ان کے نزدیک اگر توحید کو صحیح طور پر سمجھا جائے تو معاشرتی ڈھانچے میں صنفی امتیاز کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔[2]

ب. صنفی مساوات کی تفہیم

ارشاد ربانی ہے:

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً﴾[3]

"اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کی بیوی پیدا کی، اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیئے۔"

ڈاکٹر امینہ نے تخلیق میں مرد اور عورت کی مساوات ثابت کرنے کے لیے اس آیت کو اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کے لیے پیش کیا۔ ان کے مطابق آیت میں لفظ "نفس" مرد یا عورت کے لیے مخصوص نہیں ہے بلکہ یہ نسل انسانی کے لیے عمومی طور پر استعمال ہوتا ہے جس سے مراد ہے کہ بحیثیت نفس (روح) مرد اور عورت دونوں برابر ہیں۔ افراد کے مابین فرق صرف تقوی

کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اسی طرح لفظ "زوج" میاں اور بیوی دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جس سے مراد ہے کہ مرد عورت کا اور عورت مرد کی زوج ہے۔[4] ڈاکٹر امینہ تسلیم کرتی ہیں کہ صرف عورت ہی بچے کو جنم دینے اور دودھ پلانے کی عظیم خدمت سر انجام دے سکتی ہے، لیکن قرآن صرف ماں بننے کے عمل کو عورت کا واحد یا خصوصی کردار قرار نہیں دیتا۔[5]

وہ مرد کی حیثیت پر تنقید کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ اسلام میں مرد کی اہمیت کی بنیاد یہ ہے کہ وہ عورت کا کفیل ہے اگر یہ بنیاد ختم ہو جائے تو مرد کی حیثیت بھی ختم ہو سکتی ہے۔ معاشی ذمہ داریوں میں اب عورتیں بھی مردوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہیں، حقوق صرف وہی مرد مانگ سکتے ہیں جو اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہیں۔ ڈاکٹر امینہ کے مطابق قران میں مرد کی برتری صرف طلاق کے مسئلے سے متعلق ہے یعنی مرد کے لیے عورت کی نسبت طلاق دینا زیادہ آسان ہے۔ لیکن قرآن میں جہاں بھی مردوں کی برتری کا ذکر ہے وہ مشروط ہے۔[6]

ارشاد ربانی ہے:

﴿الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا﴾[7]

"مرد عورتوں کے نگراں ہیں، کیونکہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے، اور کیونکہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں۔ چنانچہ نیک عورتیں فرمانبردار ہوتی ہیں، مرد کی غیر موجودگی میں اللہ کی دی ہوئی حفاظت سے (اس کے حقوق کی) حفاظت کرتی ہیں۔ اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو تو (پہلے) انہیں سمجھاؤ، اور (اگر اس سے کام نہ چلے تو) انہیں خواب گاہوں میں تنہا چھوڑ دو، (اور اس سے بھی اصلاح نہ ہو تو) انہیں مار سکتے ہو۔ پھر اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو ان کے خلاف کارروائی کا کوئی راستہ تلاش نہ کرو۔"

ڈاکٹر امینہ کہتی ہیں کہ مرد عورت کا کفیل ہے مگر اس بات سے اس کی عورت پر برتری ثابت نہیں ہوتی۔ قوامون کے طور پر مردوں کا کردار ایک ذمہ داری ہے نہ کہ کوئی انعام۔ مرد کی فوقیت صرف مالی اخراجات اور کفالت کی ذمہ داری تک محدود ہے۔ مرد مالی ضروریات پوری کرنے کی ذمہ دار ہیں اور عورتیں گھریلو معاملات سنبھالتی ہیں لیکن یہ تقسیم کسی کی برتری کو ثابت

نہیں کرتی۔ بلکہ اس سے قرآنی تعلیمات میں موجود انصاف اور مساوات کے اصولوں کی وضاحت ہوتی ہے جس کا مقصد مرد اور عورت دونوں کو یکساں عزت دینا ہے۔[8]

ڈاکٹر امینہ کے مطابق لفظ "نشوز" مرد و زن دونوں جنسوں کے لیے استعمال کیا گیا ہے، مفسرین اس کو بیوی کی طرف سے شوہر کی عدم فرمانبرداری کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں، وہ اس تشریح سے اتفاق نہیں کرتیں۔ میاں بیوی میں ناچاقی کی صورت میں قرآن مسئلے کے حل کے لیے تین مرحلے تجویز کرتا ہے، پہلا اصلاح کی خاطر صلح، دوسرا عارضی علیحدگی اور تیسرا مرحلہ انتہائی حالات میں سزا کی اجازت۔ تیسرے مرحلے پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر امینہ کا موقف کچھ غیر واضح نظر آیا۔ ان کے نزدیک لغت کے مطابق "ضرب" تشدد اور طاقت کے استعمال کو نہیں کہتے بلکہ اس کا معنی مختلف ہے۔ اس موقف پر وہ کوئی مضبوط دلیل دیتے ہوئے نظر نہیں آئیں۔

لفظ "واضربوھن" کی تفسیر کرتے ہوئے وہ کہتی ہیں کہ یہ لفظ اس بات کا حکم نہیں دیتا کہ شوہر اپنی بیویوں کو ماریں بلکہ گھریلو مسائل کو حل کرنے کے لیے انہیں باہم مشورہ کرنے کا حکم دیتا ہے. "ضرب" گھریلو تشدد کے ارتکاب کو قانونی جواز فراہم نہیں کرتا۔ بیوی کو مارنے کا عمل اس معاشرے کی روایات کا حصہ تھا، جس میں وحی نازل ہوئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ نزول وحی کے زمانے میں تشدد کے عمل کو آخری حل کے طور پر رکھا گیا۔ لیکن اس کے مفہوم کی درست تفہیم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی سیرت کے مطالعے سے کی جاسکتی ہے، جہاں ایسا کوئی عمل نظر نہیں آتا، جبکہ وہ قرآن وسنت پر زیادہ عمل کرنے والے تھے۔ قرآن کا پیش کردہ یہ حل کوئی تادیبی اقدام نہیں ہے، نہ ہی یہ اٹل قانون ہے بلکہ یہ ضرورت کے مطابق لچکدار ہے، اس کا بنیادی مقصد شوہر اور بیوی کے مابین ہم آہنگی قائم کرنا ہے۔ ڈاکٹر امینہ مسئلے کا حل یہ پیش کرتی ہیں کہ اگر شوہر اور بیوی سے اندرونی طور پر مسئلہ حل نہ ہو سکے تو پھر دونوں کے خاندانوں کو شامل کرنا ضروری ہے تاکہ مسئلے کا حل نکل آئے اور غیر ضروری تشدد سے بچا جاسکے۔ کیونکہ قران شوہر اور بیوی کے مابین ہم آہنگی کو ہی ترجیح دیتا ہے۔ اگر معاملہ خوش اسلوبی سے حل نہ ہو سکے تو بھی بیویوں کو مارنے کی اجازت نہیں کیونکہ اسلام خواتین کے خلاف تشدد کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ وہ مزید کہتی ہیں کہ اگر قرآن کے پیش کردہ حل کے اقدامات کو تسلسل کے ساتھ اختیار کیا جائے تو ممکن ہے کہ مسئلہ خوش اسلوبی سے حل ہو جائے اور آخری اقدام یعنی مارنے کی نوبت تک نہ آئے۔[9]

ت. قرآنی آیات کا لسانی اور سیاقی تجزیہ

امینہ ودود آیات کی لغوی ولسانی تشریح کرتے ہوئے عربی زبان کے قواعد اور الفاظ کے مختلف معانی کا جائزہ لیتی ہیں۔وہ کہتی ہیں کہ بعض اوقات قرآن مفہوم کو سمجھانے کے لیے کلیدی اصطلاحات کا استعمال کرتا ہے، جن میں سے ہر ایک کا ایک مخصوص اور مربوط معنی ہوتا ہے اس لیے عربی زبان کی ہر وہ اصطلاح جو صنفی مسائل سے متعلق ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ اسے عربی زبان کے قواعد، نحوی ساخت اور متن کے سیاق وسباق کی بنیاد پر سمجھا جائے تاکہ اس کا معنی بالکل واضح ہو سکے اور مراد درست طریقے سے متعین ہو سکے۔مثال کے طور پر قرآن بعض اوقات مردوں اور عورتوں کا ایک ساتھ ذکر کرتا ہے جیسے "مومن مرد اور مومن عورتیں"یعنی جمع مذکر سالم کے بعد جمع مؤنث سالم کا صیغہ استعمال کر کے، جبکہ بعض اوقات عمومی انداز اختیار کرتا ہے جیسے "اے ایمان والوں" یعنی صرف جمع مذکر سالم کا صیغہ استعمال کر کے،ڈاکٹر امینہ کے مطابق ہر وہ اصطلاح جس میں مذکر جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہو اس کے حکم میں مرد اور عورت دونوں شامل ہوتے ہیں۔جب تک کہ قرآن واضح طور پر ذکر نہ کرے کہ حکم صرف مردوں کے لیے مخصوص ہے۔قرآن کی زبان کو سمجھنے کے لیے اس کے دوہرے معنی کا باریک بینی سے جائزہ لیا جانا ضروری ہے، کیونکہ الفاظ کا ایک بنیادی معنی ہوتا ہے اور ایک الگ تعلقی معنی(relational meaning) بھی ہوتا ہے, جبکہ اس کا مفہومی معنی(connotative meaning)اس سیاق وسباق سے اخذ ہوتا ہے جس میں یہ الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔اگرچہ بعض الفاظ کے بنیادی معنی نزول قرآن سے پہلے بھی عرب معاشرے میں موجود تھے لیکن ان میں سے کچھ الفاظ قرآن میں مخصوص حالات میں استعمال کے تحت جدا اور مختلف مفہوم رکھتے ہیں۔[10]وہ آیات کے نزولی سیاق اور تاریخی پس منظر کو اہم سمجھتی ہیں تاکہ قرآنی پیغام کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔وہ کہتی ہیں:

> "Mercifully, the more research I did into the Qur'an, unfettered by centuries of historical androcentric reading and Arabo-Islamic cultural predilections, the more affirmed I was that in Islam a female person intended to be primordially, cosmologically, eschatologically , spiritually, and morally a full human being, equal to all who accepted Allah as Lord, Muhammad as prophet, and Islam as din."[11]

وہ کہتی ہیں کہ اسلام صنفی عدم مساوات پر نہ یقین رکھتا ہے اور نہ ہی اس کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ مرد مفسرین نے ایسی تفسیریں کی ہیں جو مرد کی برتری اور خواتین کی ماتحتی اور کمتر حیثیت کو جائز قرار دیتی ہیں۔

قاری کو قرآنی بیانات کو ان حالات کے تناظر میں سمجھنا چاہیے جس وقت وہ آیات نازل ہوئیں تاکہ ان کا صحیح مفہوم معلوم ہو سکے تاہم قرآن کا پیغام صرف اس زمانے اور ان مخصوص حالات تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ پیغام ہر دور کے لئے ہے۔ قرآن کی مثالی اخلاقی اقدار کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ آیات کے مضامین کو اس طرح پیش کیا جائے کہ ان کے اصل متن کے معنی موجودہ حالات اور ماحول میں موثر طریقے سے منعکس ہوں اور ان کا اطلاق ممکن ہو۔[12] مردوں کی گئیں قرآن کی تفاسیر میں خواتین کے بارے میں بدگمانی پیدا کی گئی، جن سے مردوں اور عورتوں کے بارے میں دقیانوسی تصورات کو فروغ ملا۔ اس لیے وہ قرآن کی نسائی تفسیرات کے حق میں ہیں تاکہ قرآنی احکام کو نئے زاویے سے پرکھا جا سکے۔ اگر قران میں خواتین کے بارے میں نقطہ نظر کو مکمل طور پر سمجھا جائے تو اسلام خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے ایک محرک قوت بن جائے گا۔[13]

ث. مطالعہ قرآن کا ہرمینوٹکل طریقہ

ڈاکٹر امینہ ودود قرآن میں خواتین کی حیثیت اور ان کے حقوق کی وضاحت کے لیے نہ صرف تین بنیادی طریقے بیان کرتی ہیں، جن میں **روایتی، ردِ عملی اور مجموعی طریقہ** شامل ہیں، بلکہ وہ قرآن کے متن کی گہرائی، سیاق و سباق، اور صنفی مساوات کے اصولوں پر بھی زور دیتی ہیں۔ ان کا ہرمینوٹیکل طریقہ قرآن کی آیات کو ایک وسیع تر انسانی اور سماجی تناظر میں سمجھنے کی دعوت دیتا ہے، جہاں نہ صرف صنفی انصاف بلکہ متن کے اصل پیغام کی تفہیم بھی شامل ہو۔ یہ نقطہ نظر تفسیری رجحانات کے درمیان ایک متوازن اور جدید فہم پیدا کرنے کی کوشش ہے۔

i. روایتی تفاسیر (Traditional Tafsirs)

روایتی تفاسیر قرآن کے مخصوص مقاصد کو مدنظر رکھ کر جیسے گرامر بلاغت، تاریخ یا قانون سازی کے تحت تفسیر کرتی ہیں۔ ان کے مطابق اس میں ہرمینوٹیکل اصول موجود نہیں، جس کے تحت قرآن کی ہر آیت کو پورے سیاق و سباق کے ساتھ سمجھا جا سکے۔ تمام روایتی تشریحات چاہے وہ دور جدید کی ہوں یا دور قدیم کی، مردوں نے کی ہیں، جس میں خواتین کی حیثیت کو یا تو نظر انداز کر دیا گیا یا انہیں مردوں کے نقطہ نظر سے بیان کیا گیا ہے۔

ii. ردعملی طریقہ کار(Reactive Approach)

اس طریقہ کار میں جدید علماء تنقیدی انداز اختیار کرتے ہیں اور خواتین کی کمزور حیثیت کو اپنے رد عمل کا جواز بناتے ہیں۔ یہ طریقہ کار بھی ناکام ہے کیونکہ علماء قرآن کے متن اور تفسیر کے درمیان میں تفریق روانہیں رکھتے۔

iii. مجموعی تشریح(Holistic interpretation)

یہ تیسرا طریقہ کار ہے جو جدید سیاسی, سماجی, اخلاقی, اقتصادی مسائل بشمول خواتین کے مسائل کو مد نظر رکھتا ہے۔ ان کے مطابق یہ سب سے مناسب طریقہ کار ہے اور ان کا کام اسی طریقہ کار کے زمرے میں آتا ہے۔[14]

ڈاکٹر امینہ کا مطالعہ قرآن کا طریقہ کار ہرمینوٹیکل ہے۔اس طریقے کار میں تین اہم نکات شامل ہیں: اول قرآنی آیات کے نزول کا سیاق وسباق، دوم قرآنی آیات کی نحوی ترکیب اور سوم قرآن کا نکتہ نظر,اس کا عالمی نظریہ۔[15] ان کے کام کا اہم حصہ انفرادی الفاظ یالفظی گروپوں کے معنی اور ان کے اثرات کا جائزہ لیناہے، کیونکہ ان کے مطابق بعض قرآنی الفاظ کو مترجمین اپنے معیار کے مطابق ترجمہ کرتے ہیں تاکہ خواتین کے بارے میں منفی معنی کو ظاہر کرسکیں۔یہ انداز تعصب پر مبنی ہے۔اور یہ اکثر صرف ایک لفظ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے،جب کہ قرآن میں اس کے علاوہ دوسرا کوئی لفظ اس بارے میں نہیں ملتا۔وہ لکھتی ہیں:

> "Other negative terms, if used at all, in the Qur'an are neither directly nor exclusively associated with women. Even when a negative word is coincidentally used exclusively with reference to women, it does not mean that all women necessarily fall prey to the indications of that word, nor that men are exempted from falling prey or permitted to fall prey. The interpretations of these words and other syntactical structures have not been juxtaposed with the entire Qur'anic world-view".[16]

ڈاکٹر امینہ کچھ روایتی تشریحات کے خلاف دلائل پیش کرتی ہیں۔وہ خواتین کے بارے میں منفی رویوں کے خلاف دلیل پیش کرتی نظر آتی ہیں۔وہ اس رائے کو مسترد کرتی ہیں کہ مرد و زن میں تخلیق، صلاحیت، معاشرتی کردار، حصول ہدایت کی صلاحیت اور آخرت میں اجر کے حوالے سے فرق ہے۔ان کے مطابق مرد وزن میں فرق فطری نوعیت کا نہیں ہے۔وہ ان اقدار کے خلاف بھی دلائل پیش کرتی

نظر آتی ہیں، جن کے مطابق خواتین کمزور، کمتر اور بعض مخصوص کاموں کے لیے غیر موزوں ہیں۔ یہ اقدار مردوں کو طاقتور اور برتر پیش کرتی ہیں، یعنی جو کام مرد کر سکتے ہیں وہ خواتین نہیں کر سکتیں۔ وہ افسوس کرتی ہیں کہ اس رویے کے نتیجے میں خواتین کو ان کی فطری ذمہ داریوں تک محدود سمجھ لیا گیا۔[17] حصول ہدایت کی صلاحیت کے ضمن میں قرآن مرد اور عورت کو مساوی قرار دیتا ہے، یعنی اس ضمن میں قرآن نے جنس کی بنا پر فرق نہیں رکھا۔[18] آخرت میں اجر کے حوالے سے بھی قران نے مرد وزن سے انفرادی محنت و کوشش کی بنیاد پر اجر و ثواب کا وعدہ کیا ہے۔[19]

ڈاکٹر امینہ قرآن میں ذکر کی گئیں خواتین جیسے موسی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام کی ماؤں کی مثال پیش کرتی ہیں، جن کی طرف نہ صرف وحی کی گئی بلکہ عالمگیر رہنمائی کے لیے انہیں بطور مثال پیش کیا گیا۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ﴾[20]

"اللہ کافروں کے معاملہ میں نوح (علیہ السلام) اور لوط (علیہ السلام) کی بیویوں کو بطور مثال پیش کرتا ہے۔ وہ ہمارے دو صالح بندوں کی زوجیت میں تھیں، مگر انہوں نے اپنے ان شوہروں سے خیانت کی اور وہ اللہ کے مقابلہ میں ان کے کچھ بھی نہ کام آسکے۔ دونوں سے کہہ دیا گیا ہے کہ جاؤ آگ میں جانے والوں کے ساتھ تم بھی چلی جاؤ۔"

ارشاد ربانی ہے:

﴿وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾[21]

"اور اہل ایمان کے معاملہ میں اللہ فرعون کی بیوی کی مثال پیش کرتا ہے جبکہ اس نے دعا کی "اے میرے رب، میرے لیے اپنے ہاں جنت میں ایک گھر بنادے اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچا لے اور ظالم قوم سے مجھ کو نجات دے۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ﴾[22]

"اور عمران کی بیٹی مریم کی مثال دیتا ہے جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تھی، پھر ہم نے اس کے اندر اپنی طرف سے روح پھونک دی، اور اس نے اپنے رب کے ارشادات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت گزار لوگوں میں سے تھی"

ڈاکٹر امینہ کے مطابق یہ مثالیں عالمگیر ہیں، ان میں جنس کی تخصیص نہیں ہے۔ وہ اس بات پر افسوس کا اظہار کرتی ہیں کہ ان کی تشریح جنس کی بنیاد پر یعنی خواتین کے حوالے سے کی گئی۔ قران نے بلقیس ملکہ سبا کو طاقتور شخصیت کے طور پر بیان کیا جن کا ایک شاندار تخت تھا، حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب اس کو سورج کی عبادت کی بجائے اللہ کی عبادت کی دعوت دی تو اس نے حکمت سے کام لیا اور آزادانہ فیصلہ کیا۔ جس سے ان کی حکمت کے ساتھ حکمرانی کرنے کی صلاحیت ظاہر ہوتی ہے۔ جبکہ زیادہ تر مسلمان علماء خواتین کی قیادت کو مناسب نہیں سمجھتے۔[23]

iv. قرآنی آیات کی عقلی اور اخلاقی تشریح

امینہ ودود قرآن کی تشریح میں اخلاقی اصولوں اور انسانیت کی بھلائی کو مقدم رکھتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ قرآن کا اصل مقصد معاشرتی عدل و انصاف اور انسانی وقار کی پاسداری ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا﴾[24]

"اور اگر تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کرلو۔ لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان کے ساتھ عدل نہ کرسکو گے تو پھر ایک ہی بیوی کرو یا ان عورتوں کو زوجیّت میں لاؤ جو تمہارے قبضہ میں آئی ہیں، بے انصافی سے بچنے کے لیے یہ قرین صواب ہے۔"

ڈاکٹر امینہ اس آیت کے حوالے سے کہتی ہیں کہ یہ آیت عورتوں کے ساتھ مکمل انسانی برتاؤ کے تصور کو واضح کرتی ہے۔ تاہم مفسرین نے آیت کے مفہوم کی غلط تشریح کی اور کثرت ازدواج کو مردوں کی عورتوں پر برتری کے جواز کے طور پر استعمال کرنے کی کوشش کی۔ کثرت ازدواج کی اصطلاح کی بنیاد یونانی الفاظ "پولی"(poly) یا "پولس"(pollus) ہیں. جس سے

مراد نکاح ہے۔یہ اصطلاح بنیادی طور پر متعدد شادیوں کے لیے استعمال ہوتی ہے جس کے تحت ایک مرد بیک وقت کئی بیویاں رکھ سکتا ہے۔بائبٹ سپراٹو(Bibit Suprato)کے مطابق کثرت ازدواج(polygamy)کی تین اقسام ہیں:

ا۔polyandry:اس میں ایک عورت کئی مردوں سے نکاح کرتی ہے۔

ب-polygyny:اس میں ایک مرد کئی عورتوں سے نکاح کرتا ہے۔

ج-درج بالا دونوں کا امتزاج

کثرت ازدواج کا تاریخی پس منظر قدیم سامی مذاہب کے مقدس متون تک جاتا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے عہد نامہ قدیم کے مطابق سات سو بیویاں اور تین سو کنیزیں رکھیں تھیں۔اکثر لوگ کثرت ازدواج کو اس کے لفظی معنی کے طور پر سمجھتے ہیں لیکن اس کے سیاق وسباق پر غور نہیں کرتے۔سورۃ النساء کی آیت نمبر تین کثرت ازدواج کے جواز کے طور پر پیش کی جاتی ہے لیکن عموما اس کی صرف ظاہری تشریح کی جاتی ہے۔امینہ ودود کے مطابق روایتی مفسرین اس آیت کی تشریح میں پانچ اہم نکات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

ا۔اس آیت میں صرف مردوں سے خطاب ہے۔

ب۔اس میں عورتوں کے لیے کثرت ازدواج کے بارے میں کوئی ہدایت نہیں ہے۔

ج۔مردوں کو کثرت ازدواج سے پہلے اپنی نیت اور مقصد پر گہرائی سے غور کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

د۔آیت کے آخری حصے میں واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ ایک نکاح کے مقابلے میں کثرت ازدواج سے مرد کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔

ہ۔کثرت ازدواج ایک سخت جدوجہد ثابت ہو سکتی ہے۔اس کے برعکس ایک بیوی سے نکاح مرد کے لیے بہتر اور آسان رہتا ہے تاکہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ عزت و وقار کا برتاؤ کر سکے۔

یہ آیت مرد کی اخلاقی ذمہ داری کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ اپنے خاندان کی کفالت، بچوں کی تعلیم اور یتیم بچیوں کی فلاح و بہبود کا خیال رکھے۔ڈاکٹر امینہ کے مطابق کثرت ازدواج کے حوالے سے مردوں کو دیئے جانے والے وسیع قانونی اختیارات کا غلط استعمال کیا گیا ہے، متعدد بیویاں رکھنا ایک آخری حل ہے جو صرف ناگزیر حالات میں جائز ہے اور مخصوص شرائط پوری کرنے کے بعد ہی اس کی اجازت ہے۔[25]

v. عورت کی امامت نماز پر جدیدیت پسندانہ موقف

اسلام میں ہمیشہ مردوں کی قیادت ہوتی ہے نماز کی امامت کرنے والا بھی مرد ہی ہوتا ہے۔ امینہ ودود نے 18 مارچ 2005ء میں نماز جمعہ میں ایک مخلوط جماعت کی نماز میں امامت کر کے اسلام کے ایک اصول کو توڑا۔ انہوں نے ساٹھ خواتین اور چالیس مردوں پر مشتمل جماعت کی امامت کی۔ اور نماز سے پہلے خطبہ بھی دیا۔ اذان بھی ایک عورت نے دی۔ چونکہ ڈاکٹر امینہ خواتین کے مساوی حقوق کی قائل تھیں تو ان کا خیال تھا کہ ان کا یہ اقدام امریکی مسلم کمیونٹی میں اسلام میں مساوات کے نظریے کو مزید اجاگر کرے گا۔[26] ان کے مطابق خواتین کو بھی مردوں کی طرح نماز کی امامت کا حق ہونا چاہیے۔ ان کے مطابق قرآن میں ایسی کوئی آیت نہیں جس سے ثابت ہو کہ نماز کی امامت کرنے والا صرف مرد ہونا چاہیے۔ وہ ایک حدیث کا حوالہ دیتی ہیں جس میں مذکور ہے کہ حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے گھر میں نماز کی امامت کی تھی۔ وہ اس واقعے کو خواتین کے لیے نماز کی امامت کا جواز سمجھتی ہیں۔[27]

امینہ ودود نے جب سے مخلوط جماعت کی نماز میں امامت کی اس کے بعد دنیا بھر میں خواتین اماموں کا آغاز ہوا تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے اس اقدام نے اسلامی دنیا پر کتنا اثر ڈالا۔

vi. قرآنی آیات کی تشریح میں غیر جانبدارانہ رویہ

ڈاکٹر امینہ کے نزدیک قرآنی آیات کی تشریح میں مفسر اور مترجم کا رویہ جنس کی تفریق سے بالاتر ہو کر غیر جانبدارانہ ہونا چاہیے۔ وہ ایک مثال پیش کرتی ہیں کہ مفسرین کے نزدیک حضرت حوا علیہا السلام وہ بنیادی وجہ تھیں جن کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام اور وہ دونوں جنت سے نکالے گئے۔ وہ کہتی ہیں درخت دونوں کے لیے ایک امتحان تھا اور اس کی ممانعت دونوں کے لیے تھی۔ دونوں نے ہی ایک عمل کیا جس کی وجہ سے وہ دونوں جنت سے نکالے گئے۔ اگر صرف حضرت حوا نے غلطی کی ہوتی تو حکم کا اطلاق صرف اس پر ہوتا۔ وہ مزید کہتی ہیں کہ یہ کہانیاں گھڑی گئی ہیں کہ ابتدا میں شیطان نے بی بی حوا کو بہکایا تھا۔ یہ کہانیاں قرآن سے نہیں ہیں۔ یہ کہانی انسانیت اور شیطان کے درمیان جنگ کی علامت ہے، کہ اگر انسان اس جنگ میں ہار جائے تو وہ عذاب اور ذلت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ لیکن جب حضرت آدم علیہ السلام اور بی بی حوا نے سچی توبہ کی تو اللہ نے انہیں اپنی رحمت سے معاف فرما دیا۔ اس سے انسانیت کے لیے ایک سبق ہے کہ وہ جب بھی غلطی کرے تو ہمیشہ توبہ کر لیا کرے۔[28]

ڈاکٹر امینہ ایک سوال اٹھاتی ہیں کہ کیا اسلام ایسا مذہب ہے جو عورت کی حیثیت کو کمتر سمجھتا ہے؟ کیونکہ جتنا وہ اسلام کے بارے میں جانتی ہیں اور جو انہوں نے سیکھا ہے، وہ یہ کہ قرآن عورت کی حیثیت کو بہت بلند کرتا ہے، اس لیے اپنے طریقے کار میں وہ اس بات پر زور دیتی ہیں کہ:

> "what the Qur'an says, how it says it, what is said about the Qur'an, and who is doing the saying, have been supplemented by a recent concern over what is left unsaid: the ellipses and silences."[29]

اپنی کتاب(Quran and woman)میں وہ عورتوں کے بارے میں قرآن کی آیات کی متبادل تشریح پیش کرتی ہیں اور قرآن کی لفظی تشریحات کو چیلنج کرتی ہیں۔ قرآن کے انصاف، مساوات اور انسانی عظمت کے اصولوں کو دوبارہ اجاگر کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔[30]

vii. حجاب کے بارے میں جداگانہ موقف

ڈاکٹر امینہ حجاب کو ایک انفرادی انتخاب اور جمہوری معاشرے میں شہری کے حق کے طور پر دیکھتی ہیں. وہ یہ موقف رکھتی ہیں کہ حجاب پہننا کوئی مذہبی فریضہ نہیں ہے. وہ کہتی ہیں:

> "I don’t see hijab as a religious mandate or a significant indicator of faith. As an African-American woman, I had chosen a form of cover most recognised as a symbol of Islamic identity to express my camaraderie with Muslim women worldwide."[31]

ڈاکٹر امینہ اس غالب میڈیا ثقافت سے بھی بے خبر نہیں جو مسلم خواتین کی خود مختاری کو نظر انداز کرتی ہے اس حوالے سے وہ لبرل منافقت کو بھی بے نقاب کرتی ہیں۔ وہ اس حوالے سے بھی فکر مند نظر آتی ہیں کہ سرمایہ دارانہ نظام اور آزاد منڈی کی معیشت(free market economy)کے تحت خواتین کے جسم کو تجارتی سامان(commodity)میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ لہذا ازادی اور انتخاب کا تصور در حقیقت کنٹرول اور غلبے سے مکمل طور پر آزاد نہیں ہے۔

viii. قرآن کو زندہ دستاویز سمجھنا

امینہ ودود نے اپنی کتاب (Quran and woman) میں قرآن کو ایک زندہ دستاویز کے طور پر پیش کیا ہے، جو نہ صرف ماضی کے لیے بلکہ موجودہ دور کے لیے بھی کامل رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ وہ قرآن کی تشریح میں اس بات پر زور دیتی ہیں کہ قرآن کی آیات اور اصول وقت کے ساتھ تبدیل نہیں ہوتے، لیکن ان کی تفہیم اور اطلاق میں دورِ حاضر کے حالات کے مطابق تبدیلی آسکتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کا پیغام ابدی، معیاری، عالمگیر اور مکمل ہے، لیکن اس کی تعبیر مختلف زمانوں اور معاشروں میں مختلف انداز میں ہوسکتی ہے تاکہ وہ جدید سماجی، ثقافتی، اور اخلاقی مسائل سے ہم آہنگ ہو۔

امینہ ودود کے مطابق قرآن کی سب سے بڑی اور زبردست حقیقت یہ ہے کہ اس کا پیغام متحرک اور زندہ حقیقت کی صورت میں ہے، جو انسانوں کے لیے ہر دور میں بہترین رہنما اور درست راستہ دکھانے والی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ قرآن کی آیات کو انسانوں کی ترقی اور فلاح کے لیے ایک لچکدار رہنما اصول سمجھتی ہیں۔ مثال کے طور پر، قرآن میں جہاں خواتین کے حقوق اور ان کے مقام و مرتبے پر بات کی گئی ہے، وہ اس کو آج کے جدید معاشرتی تناظر میں بہت اہم قرار دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر، سورۃ النساء (4:1) میں ذکر کردہ "انسانوں کی تخلیق میں مساوات" کو آج کی دنیا میں صنفی مساوات کے نظریے کے طور پر اور مردوں اور خواتین کے درمیان مساوات کے اصول کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ ان کے مطابق اس کا اطلاق مختلف معاشرتی اور قانونی فریم ورک پر کیا جاسکتا ہے۔ ایک اور مثال، قرآن میں خاندان اور خواتین کے حقوق پر دی گئی ہدایات ہیں۔ قرآن کے مطابق خواتین کے مالی حقوق، طلاق کے وقت ان کی حفاظت، اور وراثت میں ان کا حصہ ایک عدلی اصول کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یہ اصول آج بھی موجودہ قانونی فریم ورک میں خواتین کے حقوق کی ضمانت دیتے ہیں۔

اسی طرح، وہ قرآن کے اصولوں کو انسانیت کے عدل، مساوات، اور انسانی حقوق کے حوالے سے بھی زندہ دستاویز سمجھتی ہیں۔ وہ قرآن کو ایک ایسے دستاویز کے طور پر دیکھتی ہیں جو کسی بھی معاشرتی، سیاسی یا قانونی مسائل کے حل کے لیے آج بھی مکمل طور پر قابلِ اطلاق ہے۔ مثال کے طور پر، قرآن میں انصاف اور مساوات کے جو اصول ہیں، ان کا اطلاق آج کے عالمی سطح پر خواتین کے حقوق، معاشرتی انصاف، اور سیاسی آزادی کے حوالے سے کیا جاسکتا ہے۔ امینہ ودود اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ قرآن کی آیات کو معاصر معاشرتی مسائل میں استعمال کیا جاسکتا ہے، جیسے کہ خواتین کی تعلیم، سیاسی معاملات میں شمولیت، اور ان کی آزادی۔ قرآن کو زندہ دستاویز سمجھنا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس کا پیغام موجودہ دور کی ضروریات اور چیلنجز کے

مطابق ہے، اور ان کی تفہیم جدید مسائل کو حل کرنے کے لیے کی جاسکتی ہے۔ اور اسے معاصر مسائل کے حل کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

مبحث دوم: امینہ ودود کی صنفی مساوات کی تحریک کا تنقیدی جائزہ

امینہ ودود نے جن متنازعہ موضوعات پر بات کی، ان پر علمی حلقوں کی طرف سے تنقیدات کی گئی۔ ان کی فکری جدت پسندی نے انہیں عالمی سطح پر شہرت دی۔ تاہم ان کی کچھ آراء اور افکار پر مختلف علماء اور اسکالرز کی جانب سے شدید ردعمل سامنے آیا۔

أ. قرآن کی تفسیر میں جدت پسندی

امینہ ودود نے قرآن کی تفسیر میں نئی جدت پسند بحث کی بنیاد ڈالی۔ ان کا موقف ہے کہ مسلمانوں کو موجودہ سماجی اور معاشی چیلنجز کے مطابق اپنے دین کی تعبیر کرنی چاہیے، لیکن اس پر ان کے ناقدین نے انہیں شرعی حدود کی خلاف ورزی کا مرتکب قرار دیا اور یہ اعتراض کیا کہ امینہ ودود نے قرآن فہمی میں اپنی ذاتی رائے کو قرآن کے اصل معنی پر فوقیت دی، جو کہ شرعی تعلیمات سے متصادم ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر امینہ کا بعض قرآنی آیات پر توجہ دینا، ان دیگر تفسیری امکانات کو نظر انداز کر سکتا ہے جو اسلامی فقہ کے دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے بھی صنفی مساوات کی حمایت کر سکتے ہیں۔[32]

ب. مغربی سوچ کی عکاسی

ان کے نقطہ نظر کو علمی حلقوں میں مغربی اثرات سے متاثر سمجھا جاتا ہے، یہ تاثر ان کے نظریات کو روایت پسند حلقوں میں قبول کرنے اور ان پر عمل درآمد کرنے میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔ فیمینسٹ ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ مسلمان خواتین کو قرآن سے دور کیا جائے تاکہ وہ قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی بجائے جدیدیت کو اختیار کریں اور مغربی خیالات کو قبول کر کے مغربی معاشروں کے ساتھ جڑ جائیں۔ وہ خواتین جو جدید خیالات کے لئے نرم گوشہ رکھتی ہیں، وہ مذہبی قیادت کے حصول کے لیے بھی سرگرم عمل ہیں۔ فیمینسٹ خیالات رکھنے والی خواتین اپنے نظریات کو عام کر رہی ہیں جس میں قرآن پاک کی کئی آیات کی غلط تشریحات بھی شامل ہیں۔

ت. عورت کے امام بننے کی اجازت

امینہ ودود نے ایک مشہور فتویٰ دیا تھا جس میں انہوں نے خواتین کے امام بننے کا جواز دیا۔ ان کے مطابق خواتین کو نماز کا امام بننے کا حق ہونا چاہیے، بشرطیکہ ان میں دینی علمیت اور قیادت کی صلاحیت ہو۔ انہوں نے جمعہ کی نماز کی امامت کی، جمعہ کا خطبہ دیا اور انگریزی زبان میں جمعہ کی نماز پڑھائی اس نماز میں خواتین کے ساتھ ساتھ مرد بھی شامل تھے اور مرد و زن اکھٹے ایک ساتھ

صف میں کھڑے تھے۔ نماز کی دوران جو تصاویر لی گئیں اس میں خواتین غیر اسلامی لباس میں ملبوس نظر آئیں، جو حیا اور ادب کے اصولوں کے بھی خلاف تھا۔ اس پر علماء نے تنقید کرتے ہوئے کہا کہ امینہ ودود نے اسلامی فقہ کے اصولوں کو نظر انداز کیا ہے اور ایسی تبدیلیوں کی حمایت کی ہے جو اسلامی اصولوں اور مذہبی روایات کے خلاف ہیں، بلکہ ان کا مذاق اڑانا ہے۔[33]

ث. مردوں اور عورتوں میں برابری

امینہ ودود نے اپنی تحریروں اور خطبات میں بار بار یہ نکتہ اٹھایا کہ اسلامی تعلیمات میں مردوں اور عورتوں کے درمیان برابری کا سبق دیا گیا ہے، تاہم سماجی روایات میں اس برابری کو سلب کیا گیا۔ ان کے ناقدین کا کہنا ہے کہ وہ اس برابری کو مغربی فیمینزم کے تناظر میں دیکھ رہی ہیں، جو کہ اسلامی ثقافت اور معاشرتی ڈھانچے سے ہم آہنگ نہیں ہے۔

ج. مذہبی عقائد کی عقل پر مبنی تشریحات

یہ تشریحات سائنسی اصولوں پر استوار ہوتی ہیں، جہاں یہ ممکن نہ ہو وہاں عام مسلمان خواتین کے سامنے مذہبی تشریحات کے لبادے میں فتنہ پرور خیالات پیش کیے جاتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں عائلی زندگی کے مسائل کا مکمل حل موجود ہے۔ خاندانی زندگی کے بارے میں جدید خیالات اسلامی تعلیمات سے متصادم ہیں۔

جدید فکری اختراعات اور اعتراضات کے تحت نئی تعبیریں یہ تاثر دیتی ہیں کہ خاندانی زندگی، ازدواجی حقوق، طلاق، خلع شادی، پردہ، خواتین کی آزادی جیسے مسائل کی نئی عقلی تعبیر کی ضرورت ہے۔ جدید نسوانی خیالات سے وابستہ مسلمان خواتین کی ایک خاص صفت یہ ہے کہ وہ اسلامی روایات و تعلیمات سے ہٹنا بھی نہیں چاہتی اور سائنسی بنیادوں پر سماجی تبدیلیوں کی بھی خواہش مند ہیں، خواہشات کے بھی تابع ہیں۔ وہ موجودہ مذہبی تصورات سے بھی متفق نہیں، مغربی ثقافتی یلغار کا شکار ہونے کے باوجود وہ اپنے سوالات کے جوابات اور مسائل کا حل مذہبی روایات کے اندر ہی تلاش کر رہی ہیں۔

تجاویز وسفارشات

1. **روایتی اور جدید تفاسیر کا موازنہ**

امینہ ودود کے نسائی منہج کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے روایتی اور جدید تفاسیر کے درمیان تقابلی جائزہ لیا جائے۔ اس سے نہ صرف ان کے نظریات کی منفرد حیثیت واضح ہو گی بلکہ روایتی تفسیری رجحانات میں موجود صنفی پہلو بھی عیاں ہوں گے۔

2. **متوازن نقطہ نظر کی تشکیل**

امینہ ودود کے تفسیری طریقہ کار پر تنقید کرتے ہوئے ایک متوازن نقطہ نظر پیش کیا جائے جو قرآن کی آفاقیت کو مد نظر رکھتے ہوئے خواتین کے مسائل پر روشنی ڈال سکے۔

3. **متن کا سیاق وسباق**

قرآنی آیات کی تشریح میں تاریخی، سماجی، اور ثقافتی سیاق وسباق کو شامل کرنے کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے تاکہ تفسیری عمل مزید جامع اور معیاری ہو۔

4. **صنفی مساوات پر تحقیق کی حوصلہ افزائی**

قرآن کے صنفی مساوات سے متعلق پہلوؤں پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے تاکہ ان تعلیمات کو عصری مسائل کے تناظر میں مؤثر انداز میں پیش کیا جاسکے۔

5. **امت مسلمہ کے درمیان مکالمہ**

امینہ ودود کے نظریات اور منہج پر امت مسلمہ کے مختلف طبقوں میں مکالمے کو فروغ دیا جائے تاکہ اختلافات کو دور کرتے ہوئے قرآنی تعلیمات کا بہتر فہم حاصل کیا جاسکے۔

6. **مرد وخواتین کے اشتراک پر زور**

قرآن کی تعلیمات کو ایک جامع معاشرتی فریم ورک میں سمجھنے کے لیے مرد وخواتین کے درمیان ہم آہنگی اور اشتراک کو فروغ دیا جائے۔

7. **عصری مسائل کے حل کے لیے قرآنی رہنمائی**

امینہ ودود کے پیش کردہ نکات کو بنیاد بنا کر عصر حاضر کے صنفی مسائل کے حل کے لیے قرآنی رہنمائی کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

یہ تجاویز قرآنی تعلیمات کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق سمجھنے اور پیش کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔

خلاصہ بحث

امینہ ودود نے قرآن کی تشریح وتعبیر میں ایک منفرد نسائی منہج اختیار کیا ہے، جس کی بنیاد صنفی مساوات اور توحید کے اصول پر رکھی گئی ہے۔ ان کے نزدیک توحید محض خدا کی وحدانیت کا عقیدہ نہیں بلکہ انسانی برابری کا بنیادی اصول بھی ہے۔ ان کا استدلال ہے کہ قرآن نے صنفی مساوات کا پیغام دیا ہے، اور اس میں عورت اور مرد کے درمیان کسی قسم کی تفریق کو مذہبی جواز

حاصل نہیں۔ وہ قرآن کی آیات کو اس کے متن (text) اور سیاق و سباق (context) کی روشنی میں سمجھنے پر زور دیتی ہیں تاکہ صنفی امتیاز کے بجائے مساوات کو فروغ دیا جاسکے۔ امینہ ودود نے قرآنی آیات کی لسانی اور سیاقی تحلیل کو اپنے منہج کا اہم جزو بنایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مفسرین نے عموماً آیات کو ایک مردانہ تناظر میں پیش کیا ہے، جس سے عورتوں کے حقوق متاثر ہوئے۔ وہ قرآنی ہرمنیوٹکس (hermeneutics) کو ایک ایسا وسیلہ قرار دیتی ہیں جس کے ذریعے قرآن کے اصل مقاصد کو سمجھا جاسکتا ہے۔ ان کی نظر میں قرآن کی تفہیم کے لیے عقلی اور اخلاقی بنیادوں کو بھی اہمیت دینی چاہیے تاکہ اس کے پیغام کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جاسکے۔ امینہ ودود نے کئی متنازعہ موضوعات پر اپنی آراء پیش کی ہیں، جن میں عورت کی نماز میں امامت اور حجاب جیسے مسائل شامل ہیں۔ وہ عورت کی امامت کو جائز قرار دیتی ہیں اور اس کے لیے قرآنی آیات کی ایسی تشریح پیش کرتی ہیں جو صنفی برابری کے اصول پر مبنی ہو۔ اسی طرح وہ حجاب کو ثقافتی اور سماجی تناظر میں دیکھتی ہیں اور اسے ہر حال میں مذہبی فرض کے طور پر لاگو کرنے کے بجائے حالات و ضروریات کے مطابق سمجھنے پر زور دیتی ہیں۔ ان کے مطابق قرآن ایک زندہ دستاویز ہے، جو ہر دور میں اپنی معنویت کو برقرار رکھتا ہے اور اسے جامد نظریات کا پابند نہیں بنایا جاسکتا۔ امینہ ودود کے نسائی منہج پر کئی علمی و فکری حلقوں نے تنقید بھی کی ہے۔ ان کے ناقدین کا کہنا ہے کہ ان کی تعبیرات میں بعض اوقات روایتی تفسیری اصولوں کو نظرانداز کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر عورت کی امامت اور حجاب کے معاملے پر ان کے دلائل کو مکمل طور پر قرآن و حدیث کی روایتی تفہیم سے ہم آہنگ نہیں سمجھا جاتا۔ مزید یہ کہ ان کا نسائی منہج بعض اوقات مغربی نسائیت کے اثرات سے بھی متاثر نظر آتا ہے۔ تاہم، اس کے باوجود امینہ ودود نے قرآنی علوم میں ایک نیا زاویہ نگاہ پیش کیا ہے، جس نے خواتین کے حقوق اور صنفی مساوات کے موضوع پر علمی بحث کو ایک نئی جہت دی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] 1https://ur.m.wikipedia.org/wiki/%D8%A2%D9%85(Accessed on 17th Dec,2024,at 7:30pm)

[2] See for details:Wadud, Amina. Qur'an and Woman: Rereading the Sacred Text from a Woman's Perspective(New York: Oxford University Press, 1999).

[3] سورۃ النساء4:1

Surah al-Nisā, 4:1

[4] Wadud,Quran and woman, pg 20-29.

[5] Ibid,pg 64

[6] Ibid,pg 70-71

[7] سورۃالنساء34:4

Surah al-Nisā, 4:34.

[8] Wadud,Quran and woman ,pg 64,65

[9] See for details :wadud ,Quran and woman,75,76

[10] Ibid,pg 10-11

[11] Quran and woman, pg ix-x

[12] Quran and woman ,pg 4

[13] Quran and woman ,pg 35

[14] Ibid pg 1-3

[15] Ibid pg 3

[16] Ibid pg 97

[17] Ibid pg 7

[18] Ibid pg 16

[19] دیکھئے آیت سورۃالمومن40:40

Dekhiye āyat Surah al-Mu'min 40:40

[20] سورہ التحریم10:66

Surah al-Tahrim 10:66

[21] سورہ التحریم11:66

Surah al-Tahrim 11:66

[22] سورہ التحریم12:66

Surah al-Tahrim 12:66

[23] Wadud,Quran and woman ,pg 41

[24] سورۃالنساء3:4

Surah al-Nisā’ 3:4

[25] Wadud, Quran and woman,pg82 to 85

[26] Hammer,J.(2009). performing Gender justice: the 2005 woman- led prayer in New York. contemporary Islam,91-116

[27] See for details:Amina wadud, Inside the gender jihad: women's reform in Islam, (Oxford: one world publication,2006)

[28] Wadud,Quran and woman,pg24.

[29] Ibid,pg xiii

[30] Ibid ,pg xiii

[31] Wadud,Amina,Inside the Gender Jihad,pg 226,227

[32] My-Muslim.com,Kualalampur,Malaysia,2001.

[33] Hasan Madani, Background and purpose of the Imamate of the incident, Monthly Al Mohaddith, Islamic research council, volume 37, Number 6, page 5